بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے ایک اُجڑے ہوئے اور ڈراؤنے گھر کی حقیقت

خدائے کریم نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ۔۔۔

''خدا تیری برکتیں اِردگرد پھیلائے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا

اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔''

(تذکرہ صفحہ ۱۱۲۔ مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۰۲)

حضرت مرزا غلام احمدؑ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں فرماتے ہیں:۔

''پھر خدائے کریم نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اسکے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض اِن میں سے کم عمری میں فوت بھی ہونگے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک شاخ تیری جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولدرہ کر ختم ہوجائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہوجائیں گے۔ اُنکے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور اُنکی دیواروں پر غضب نازل ہوگا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کیساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اِردگرد پھیلائے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا ☆۔ تیری ذرّیت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہوجائے عزت کیساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۱۱، ۱۱۲۔ مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۰۲)

پیشگوئی مصلح موعود کے اشتہار میں ایک اُجڑے ہوئے گھر کی تشریح کے سلسلہ میں ملہم نے حاشیہ میں یوں فرمایا تھا۔۔۔

☆''یہ ایک پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں شائع ہوچکی۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر یہ پیشگوئی ظاہر کی ہے۔ کہ ان میں سے جو ایک شخص احمد بیگ نام ہے۔ اگر وہ اپنی بڑی لڑکی اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہوجائے گا۔ اور وہ جو نکاح کرے گا وہ روز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا۔ اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔ سو اس جگہ اُجڑے ہوئے گھر سے وہ اُجڑا ہوا گھر مراد ہے۔ ۱۲ منہ'' (مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۰۲ حاشیہ)

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے معاً بعد حضورؑ نے ایک کشف دیکھا تھا۔ ۸ جون ۱۸۸۶ء کو ایک خط میں اِس کشف کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ حضرت مولوی نورالدینؓ صاحب سے فرماتے ہیں:۔

’’شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین ، کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔ سو اس کا نام بشیر ہوگا۔ اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جنابِ اِلٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارساطبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہو گی۔ وہ صاحبِ اولاد ہوگی۔ اس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہوا تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے۔ تین ان میں سے تو آم کے تھے مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے۔ وہی مبارک لڑکا ہے۔ کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے ۔ اور جبکہ ایک پارساطبع اہلیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دیئے گئے۔ جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب ۔۔۔‘‘ (تذکرہ صفحات ۱۱۲۔ ۱۱۳)

حضور علیہ السلام کے اِس خط سے درجِ ذیل تین باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(اولاً) آپؑ کا یہ خیال تھا یا آپ کو یہ امید لگی ہوئی تھی کہ خواب میں سبز رنگ کا بڑا پھل مصلح موعود (زکی غلام) آپکا جسمانی بیٹا ہوگا۔

(ثانیاً) وہ جسمانی بیٹا حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے نہیں ہوگا۔

(ثالثاً) یہ کہ عنقریب حضورؑ کو ایک اور نکاح کرنا پڑے گا اور وہ زکی غلام یعنی مصلح موعود یا پسر موعود نصرت جہاں بیگمؓ کی بجائے کسی پارساطبع اور نیک سیرت تیسری اہلیہ میں سے پیدا ہوگا۔

حضورؑ کے ایک اور خط (جو کہ آپؑ نے حضرت مولوی نورالدینؓ صاحب کو ۲۰/جون ۱۸۸٦ء کو لکھا تھا) سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تیسرا نکاح تقدیر مبرم تھا۔ جیسا کہ آپؑ حضرت مولوی صاحبؓ کو لکھتے ہیں:۔

’’عنایت نامہ پہنچا۔ اس عاجز نے جو آپ کی طرف لکھا تھا وہ صرف دوستانہ طور پر بعض اسرار اِلٰہیہ پر مطلع کرنے کی غرض سے لکھا گیا تھا کیونکہ اس عاجز کی یہ عادت ہے کہ اپنے احباب کو اُنکی قوت ایمانی بڑھانے کی غرض سے کچھ کچھ اُمورِ غیبیہ بتلا دیتا ہے اور اصل حال اس عاجز کا یہ ہے کہ جب سے اِس تیسرے نکاح کیلئے اِشارہ غیبی ہوا ہے تب سے خود طبیعت متفکر و متردّد ہے اور حکم الٰہی سے گریز کی جگہ نہیں۔ مگر بالطبع طبیعت کارہ (یعنی ناپسند کرتی) ہے۔ اور ہر چند اوّل اوّل یہ چاہا کہ یہ اَمرِ غیبی موقوف رہے۔ لیکن متواتر الہامات و کشوف اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ یہ تقدیر مبرم ہے‘‘۔ (از مکتوب بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۵،٦)

امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ نے مورخہ ۲۷/دسمبر ۱۸۹۱ء میں ایک اشتہار بنام میر عباس علی لدھیانوی کے نام شائع کیا۔ اس اِشتہار کے آخر پر اِسی عقد نکاح کے سلسلہ میں حضورؑ ایک الہام پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

’’اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۷ء (دراصل جولائی ۱۸۸۸ء ہے اور ۱۸۸۷ء سہو کاتب ہے) کی پیشگوئی کا انتظار کریں جس کیساتھ یہ بھی الہام ہے وَیَسْئَلُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ زَوَّجْنَا کَھَا لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِیْ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْ

اوَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں مجھے اپنے ربّ کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے۔ اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔ اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ۔ ۳۰۱)

اِسی عقد نکاح کے سلسلہ میں حضرت احمدؑ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔۔۔ "یہ اَمر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اِس نکاح کے ظہور کیلئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط یہ بھی تھی جو اُسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ اَیَّتُھَا الْمَرْءَۃُ تُوْبِیْ تُوْبِیْ فَاِنَّ الْبَلَآءَ عَلٰی عَقِبِکِ۔ پس جب اِن لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۷۰)

قارئین کرام کو واضح رہے کہ مخالفین تو آج تک حضرت مرزا صاحبؑ پر آپکی اس پیشگوئی کے نعوذ باللہ جھوٹے ہونے کا الزام لگاتے پھر رہے ہیں لیکن ہم احمدی یقین رکھتے ہیں کہ جس طرح ملہم نے فرمایا تھا۔ وہ بالکل حق اور سچ تھا۔ لیکن ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جس اُجڑے ہوئے گھر کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو ۱۹۸۹ء میں اس اُجڑے ہوئے گھر کی حقیقت سے آگاہ فرمایا تھا۔ اس حوالہ سے خاکسار قارئین کو بتانا چاہتا ہے کہ ملہم یعنی حضرت احمدؑ نے تو اس اُجڑے ہوئے گھر سے محمدی بیگم کے والدین کا گھر مراد لیا تھا لیکن حضورؑ کا یہ اجتہادی خیال درست نہیں تھا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ نہ حضورؑ کے خیال کے مطابق محمدی بیگم سے آپکا عقد ہوا تھا اور نہ ہی وہ نشان رحمت یا زکی غلام (جسکے متعلق ملہم کا خیال تھا کہ وہ آپکی تیسری اہلیہ کے بطن سے پیدا ہوگا) بصورت جسمانی لڑکا آپکے گھر میں پیدا ہوا تھا۔

زوجہ ثالثہ یا پیشگوئی محمدی بیگم کی حقیقت۔۔۔ قارئین کرام اور اے میرے احمدی بھائیو!! اب میں زوجہ ثالثہ یا پیشگوئی محمدی بیگم کی حقیقت کے متعلق چند اہم امور کی طرف آپ سب کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ مجھے ایک کشف میں چار پھل دیئے گئے تھے۔ ان میں سے تین تو آم تھے لیکن ایک بڑا سبز رنگ کا پھل تھا جو اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ تین آم کے پھل تو زمینی پھل تھے جبکہ سبز رنگ کا بڑا آسمانی پھل تھا۔ حضورؑ نے مزید فرمایا کہ اس آسمانی پھل سے مراد وہی مبارک لڑکا (پسر موعود) تھا جو کہ آپکے بقول کسی تیسرے نکاح سے پیدا ہونا تھا۔ لیکن بعد ازاں بہت کوششوں کے باوجود بھی یہ تیسرا نکاح وقوع پذیر نہ ہو سکا۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟؟ اِسکی وجہ سوائے اسکے اور کیا ہو سکتی ہے کہ زوجہ ثالثہ سے مراد کوئی جسمانی عورت نہیں تھی جس سے نکاح ہونا تھا بلکہ وہ دراصل ایک جماعت کا روحانی تمثل تھا جو کہ آپؑ کو کشفی نظارہ میں بصورت عورت دکھایا گیا تھا۔ علم التعبیر رؤیا کے مطابق کسی خواب یا کشف میں کسی دینی مقتدا کا کسی پارسا عورت کو اپنی زوجیت میں دیکھنا یہ تعبیر بھی رکھتا ہے کہ اُسے ایک نیک اور پاک سیرت جماعت عطا ہوگی۔ یہ یاد رہے کہ ایک روحانی جماعت یا اُمت بھی اپنے روحانی مقتدا اور پیشوا سے اِسی طرح اثر پذیر ہوتی اور روحانی طور پر حاملہ ہوتی ہے جیسے کوئی زوجہ اپنے شوہر سے۔ اس ضمن میں حضورؑ ملفوظات میں اِرشاد فرماتے ہیں:-

"اصل میں ہمارے خیال میں بات یہ ہے کہ اُمت کی مثال عورت سے بھی دی جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف سے بھی اِس کی نظیر ملتی ہے

جیسا کہ فرماتا ہے۔ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ (التحریم:۱۲) الخ یہ ایک نہایت ہی باریک رنگ کا لطیف استعارہ ہوتا ہے۔اُمت میں جو ہر صلاحیت ہوتا ہے اور نبی اور اُمت کے سچے تعلق سے وہ نتائج پیدا ہوتے ہیں جن سے خدائی فیضان اور رحم کا جذب ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۵ تا ۱۴۶)

بہر حال عالم کشف یا رؤیا میں جماعت اور اُمت کا عورت کی شکل میں نظر آنا بلکہ عورت کی طرح اُسے مخاطب کرنا الٰہی کتب میں ایک عام محاورہ ہے۔مثلاً بائبل میں ایک نبی ایک قوم کو اللہ تعالیٰ کی وحی بطور پیشگوئی یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"اے بانجھ تو جو بے اولاد تھی نغمہ سرائی کر! تو جس نے وِلادت کا درد برداشت نہیں کیا خُوشی سے گا اور زور سے چلّا کیونکہ خُداوند فرماتا ہے کہ بے کس چھوڑی ہوئی کی اولاد شوہر والی سے زیادہ ہے" (یسعیاہ: باب نمبر ۵۴ آیت نمبر۱)

اب اِن الفاظ میں یسعیاہ نبی نے اسرائیلی قوم کو شوہر والی کہہ کر پکارا ہے اور بانجھ اور بیکس اسماعیلی قوم کو کہا ہے۔اسی طرح بائبل میں کثرت کیساتھ قوم اور جماعت کو عورت کہہ کر پکارا گیا ہے۔الغرض الہام اور رؤیا میں کسی جماعت یا قوم کا عورت کی شکل میں متمثل ہو کر نظر آنا ایک عام محاورہ ہے جو تمام اہل علم کے نزدیک مسلّم ہے۔لہٰذا حضرت مرزا صاحبؑ کو جو یہ دکھایا گیا یا الہام کیا گیا تھا کہ کوئی پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ آپ کو عطا ہوگی اور وہ فرزند موعود اُس سے تولد ہوگا۔تو اس اہلیہ سے نہ کوئی عورت مراد تھی اور نہ اس فرزند سے کوئی جسمانی لڑکا مراد تھا۔اس سے یہی مراد تھا کہ آپؑ کو ایک پارسا طبع اور نیک سیرت جماعت عطا ہوگی اور وہ فرزند موعود یعنی زکی غلام نے اُس جماعت میں سے نزول فرمانا تھا۔اور اُس فرزند موعود کی آپؑ سے نسبت خالصتاً روحانی ہونی تھی۔اسی لیے کشف میں اُس فرزند موعود کو زمینی پھلوں کی بجائے آسمانی پھل سے تشبیہ دی گئی تھی۔اور اے میرے احمدی بھائیو!! یہی زوجہ ثالثہ یا پیشگوئی محمدی بیگم کی حقیقت ہے۔

قارئین کرام۔یہ سچ ہے کہ جب یہ نکاح ثالثہ کوششوں کے باوجود معرض وجود میں نہ آیا تو آپؑ اپنے پرانے قیاس کی طرف لوٹ گئے کہ شاید وہ فرزند موعود موجودہ بیگم نصرت جہاںؓ کے بطن سے ہی پیدا ہو۔لیکن بعدازاں واقعات نے حضورؑ کے اس قیاس کی بھی تردید فرما دی۔وہ اس طرح کہ حضورؑ کی نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعد بھی اس مصلح موعود (موعود زکی غلام) کی بشارت پر مشتمل کلامِ الٰہی آپؑ پر آپکی وفات تک نازل ہوتا رہا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ زکی غلام آپکی کسی زوجہ کے ہاں تولدُ نہ ہوا تھا۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کردی کہ وہ پسر موعود فرزند موعود دلبند گرامی ارجمند آپؑ کا روحانی بیٹا تھا جس نے آپکی ذرّیت یعنی جماعت میں سے آپکی دعا کے نتیجہ میں پیدا ہونا تھا۔

ایک اُجڑے ہوئے اور ڈراؤنے گھر کی حقیقت۔۔۔اب میں اُس اُجڑے ہوئے اور ڈراؤنے گھر کی حقیقت کی طرف آتا ہوں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ سے فرمایا تھا کہ" خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔"

واضح رہے کہ یہ الہامی پیشگوئی بھی بالکل درست تھی اور یقیناً ایک اُجڑے ہوئے اور ایک ڈراؤنے گھر نے حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی

دعا سے آباد بھی ہونا تھا اور آپکی برکتوں سے بھرنا بھی تھا۔ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں کہ ملہم کا خیال تھا کہ اس اُجڑے ہوئے گھر سے محمدی بیگم کے والدین کا گھر مراد تھا۔ لیکن حضورؑ کا یہ خیال نہ ہی درست تھا اور نہ ہی یہ خیال عملاً درست ثابت ہوا جس کی تفصیل خاکسار پیشگوئی محمدی بیگم کے حوالہ سے پہلے ہی بیان کر چکا ہے۔ اِس اُجڑے ہوئے اور ڈراؤنے گھر کی حقیقت مجھے ۱۹۸۹ء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائی گئی تھی اور اس خبر اور انکشاف کے مطابق یہ اُجڑا ہوا اور ڈراؤنا گھر خاکسار کے آباؤ اجداد کا ہی گھر تھا۔ اسکی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔۔۔

قارئین کرام کو واضح رہے کہ میرے دادا جان کا نام چوہدری مہتاب احمد تھا۔ آپکے دو چھوٹے بھائی تھے۔ منجھلے کا نام چوہدری مصاحب احمد تھا اور تیسرے چھوٹے بھائی کا نام چوہدری شیر محمد تھا۔ چوہدری شیر محمد سیلانی طبیعت کا مالک تھا۔ گاؤں میں دو ہفتے اور پھر چھ چھ ماہ باہر دوسرے شہروں میں رہتا تھا۔ کبھی لدھیانہ، کبھی لاہور، کبھی سرگودھا وغیرہ۔ اسی وجہ سے آپکی زندگی میں شادی نہ ہوئی۔ منجھلے بھائی چوہدری مصاحب احمد کی شادی ہوئی تھی لیکن نبھاہ نہ ہو سکا اور اس طرح وہ بھی لاولد ہی رہا۔

میرے دادا جان کی شادی ہوئی تھی۔ میری دادی جان کا نام فاطمہ تھا۔ لیکن میرے دادا جان کے ہاں بچے پیدا ہو کر یا تو فوت ہو جاتے تھے اور یا پھر پیدا ہی مردہ ہوتے تھے۔ تبھی چک لوہٹ کے لوگ میرے دادا جان کے گھر کے متعلق کہا کرتے تھے کہ اس گھر میں تو روز مردے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ اولاد کے بغیر ہی میری دادی جان اُس عمر کو پہنچ گئی کہ جس عمر میں آپکے دانت بھی منہ سے گر گئے تھے۔ میرے دادا جان کافی صاحب جائیداد تھے۔ آپکی کافی زمین تھی۔ یعنی گاؤں کے اردگرد ہماری ہی زمین تھی۔ میری والدہ صاحبہ نے مجھے بتایا تھا کہ ایک تو میرے تینوں دادوں کی موروثی زمین تھی۔ کچھ اُنہوں نے خریدی تھی اور کچھ گاؤں کے بعض لوگوں نے میرے دادا جان کے پاس بطور گروی رکھی ہوئی تھی۔ میرے دادا جان کوئی رئیس نہیں تھے بلکہ اپنی زمین پر محنت مزدوری کرنے والے عام زمیندار تھے۔

دادی جان کا خربوزہ کھانا ترک کرنا۔۔۔ایک دفعہ میری دادی جان اپنے کھیتوں میں گاس کاٹ رہی تھی اور ساتھ ہی اولاد نہ ہونے کے غم میں رو بھی رہی تھی۔ اتفاقاً پاس سے کوئی فقیر یا کوئی بزرگ گزر رہا تھا۔ جب اُس نے میری دادی جان کو روتے سنا تو وہ میری دادی جان کے قریب آ کر کہنے لگا کہ بہن تو کیوں رو رہی ہے؟ میری دادی جان نے اُس فقیر کو ٹالنا چاہا کہ بھائی کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ویسے ہی مجھے رونا آ گیا تھا۔ لیکن وہ بزرگ اصرار کرنے لگا کہ بہن جس طرح تو رو رہی ہے۔ یہ عام رونا نہیں ہے۔ ضرور تجھے کوئی تکلیف لاحق ہے۔ آپ اپنی تکلیف مجھے بتائیں۔ ہوسکتا ہے میں آپکی کوئی مدد کر سکوں۔ بزرگ کے اِصرار پر میری دادی جان نے اُس کو بتایا کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا سب کچھ ہے۔ زمین ہے، روپیہ پیسہ ہے۔ مال مویشی ہیں۔ لیکن ہمارا کوئی بچہ نہیں ہے۔ میرے ہاں بچے پیدا ہوئے ہیں۔ وہ سب یا تو پیدا ہونے کے بعد ہی فوت ہو گئے اور یا پھر مردہ ہی پیدا ہوئے تھے۔ میں اس لیے رو رہی تھی کہ یہ سب جائیداد جو ہمارے پاس ہے۔ یہ کس کام کی ہے؟ جب ہمارا کوئی وارث ہی نہیں ہے۔

اُس بزرگ نے میری دادی جان سے کہا! بہن اللہ تعالیٰ آپ کو اولاد دے گا اور وہ زندہ بھی رہے گی۔ لیکن تمہیں ایک کام کرنا ہوگا؟؟ میری دادی نے پوچھا وہ کام کیا ہے؟؟ اُس بزرگ نے کہا کہ بہن تو مجھے بتا کہ تجھے دنیا میں کونسے دو پھل پسند ہیں؟ میری دادی نے جواب دیا کہ

مجھے آم اور خربوزہ بہت پسند ہیں۔ اُس بزرگ نے کہا کہ تو ان دونوں پھلوں میں سے ایک پھل اسی وقت کھانا چھوڑ دے۔ میری دادی نے کہا کہ میں خربوزہ کبھی نہیں کھاؤں گی۔ اسکے بعد وہ بزرگ دعا دے کر چلا گیا۔ بعد ازاں میری دادی جان کے ہاں پہلے ۱۹۰۵ء میں میرے والد چوہدری شیر محمد صاحب پیدا ہوئے۔ دادا جان نے اپنے بیٹے کا نام شیر محمد اس لیے رکھا تھا کیونکہ آپکا چھوٹا بھائی چوہدری شیر محمد گھر میں نہیں رہتا تھا لہٰذا دادا جان نے اپنے بھائی کی کمی کو پورا کرنے کیلئے اپنے بیٹے کا نام شیر محمد رکھا لیا۔ والد صاحب کی پیدائش کے بعد میری دو پھوپھیاں پیدا ہوئیں۔ یہ تینوں بچے میرے دادا جان کے گھر میں پیدا ہو کر زندہ رہے۔ وہ فقیر جس نے میری دادی جان سے ایک پھل چھڑایا تھا۔ وہ فقیر بعد میں کبھی کسی کو نہ ملا اور نہ ہی کسی نے دیکھا۔ پتہ نہیں، وہ فرشتہ تھا یا کیا تھا؟ اُسکی کبھی کسی کو خبر نہ ملی۔

میرے دادا جان نے آگے اولاد کی خاطر ہی میرے والد صاحب کی چھوٹی عمر میں ہی شادی کر دی۔ لیکن میرے والد کے گھر میں بھی بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے تھے۔ ہماری بڑی والدہ کے ہاں تین لڑکے پیدا ہو کر فوت ہو گئے اور صرف ایک بیٹی زندہ رہی تھی۔ ہماری یہ بہن بھی جوانی میں ایک بیٹا چھوڑ کر زچگی کی حالت میں فوت ہوگئی۔ میرے دادا جان نے اولاد کی خاطر ہمارے والد صاحب کی ۱۹۳۵ء یا ۱۹۳۶ء میں دوسری شادی کر دی۔ میری والدہ غلام فاطمہ صاحبہ کی شادی کے وقت عمر بہت چھوٹی تھی یعنی چودہ پندرہ سال تھی۔ لیکن ہمارے والد صاحب کی عمر اُس وقت تیس سال سے زیادہ تھی۔ میری ماں کے بطن سے آٹھ بچے پیدا ہوئے۔ ہمارا ایک بھائی اور دو بہنیں فوت ہو گئے۔ ہم تین بھائی اور دو بہنیں آج بھی الحمدللہ زندہ ہیں۔ خاکسار سب سے چھوٹا ہے۔ مجھ سے دو بڑی بہنیں ہیں۔ اور پھر دونوں بہنوں سے بڑے دو بھائی ہیں۔ میری ماں نے غالباً مجھے بتایا تھا کہ جب میرے ہاں بچے پیدا ہو گئے۔ تو اُس وقت آپکی دادی زندہ تھی۔ جب اُسکا پوتا یا پوتی خربوزہ کھاتے کھاتے خربوزہ کا کوئی ٹکڑا اپنی دادی کے منہ میں ڈالتے تھے تو وہ خربوزہ کا ٹکڑا منہ سے نکال کر پھینک دیتی تھی۔ وہ کبھی خربوزہ نہیں کھایا کرتی تھی۔ وہ کہا کرتی تھی کہ یہ خربوزہ میرے لیے دنیا میں نہیں ہے۔ میں اِسے نہیں کھا سکتی۔

قارئین کرام۔ پیشگوئی مصلح موعود کے معاملہ میں خاکسار حیات مسیح ابن مریم کے عقیدے کی طرح جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو کلی طور پر دلائل کیساتھ جھٹلا چکا ہے۔ لیکن جس طرح حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے ۱۸۹۰ء کے آخر میں از روئے قرآن کریم حیات مسیح ابن مریم کے عقیدہ کو باطل ثابت کرنے کے باوجود آج تک مسلمانوں کی اکثریت نے حیات مسیح ابن مریم کے عقیدے کو نہیں چھوڑا ہے۔ بعینہٖ جماعت احمدیہ قادیان بھی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ لیکن مجھے اُمید ہے آپ سب لوگ بہت جلد جناب خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو چھوڑ دو گے۔ اگرچہ خاکسار کو تو اس کا حق الیقین ہے کہ میں اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں میں قطعی طور پر سچا ہوں لیکن آپ لوگوں کیلئے میں یہاں فرض کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ۲۰؍ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مطابق محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو ہی اپنی رحمت کا نشان یعنی موعود زکی غلام بنایا ہے۔ تو پھر میرے دادا جان کا گھر جہاں یا تو بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے تھے اور یا پھر مردہ ہی پیدا ہوتے تھے۔ اور چک لوہٹ کے باسی میرے دادا جان کے گھر کے متعلق ہی کہا کرتے تھے کہ اس گھر

میں تو روز مردے ہی پیدا ہوتے ہیں تو پھر کیا میرے دادا جان کا گھر ہی ایک اُجڑا ہوا اور ایک ڈارؤنا گھر ثابت نہیں ہوتا؟؟ اور پھر انتہائی عمر رسیدہ حالت میں میری دادی جان کو زمین پر کسی بزرگ کا ملنا اور پھر بزرگ کا دعا کرنا اور میری دادای جان کو ایک پھل کھانے سے منع کر دینا کیا یہ سب کچھ اس پر دلالت نہیں کرتا کہ یقیناً محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی دعا کی برکت کی بدولت میرے آباؤاجداد کو نہ صرف پہلے اولاد کی نعمت نصیب ہوئی تھی۔اور پھر آپکی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں ہی اِسی اُجڑے ہوئے اور ڈراؤنے گھر کے ایک چشم و چراغ (عبدالغفار جنبہ) کو اللہ تعالیٰ نے نشان رحمت بناتے ہوئے ۲۰رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق بنا دیا؟؟ واضح رہے کہ ۲۰رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ نے ملہم کو جس اُجڑے ہوئے اور ڈراؤنے گھر کی خبر دی تھی۔وہ اُجڑا ہوا اور ڈراؤنا گھر محمدی بیگم کے والدین کا گھر نہیں تھا بلکہ وہ میرے دادا جان چوہدری مہتاب کا ہی گھر تھا کیونکہ گاؤں کے لوگ بھی آپکے گھر کو ہی ایک اُجڑا ہوا اور ایک ڈراؤنا گھر (یعنی جس گھر میں مردے پیدا ہوتے تھے) کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو ۲۰رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے یہ جو فرمایا تھا کہ۔۔’’خدا تیری برکتیں اِردگرد پھیلائے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔‘‘

قارئین کرام اِس اُجڑے ہوئے اور اِس ڈراؤنے گھر کی یہی وہ حقیقت تھی جس کی اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ۱۹۸۹ء میں کیل میں خبر دی تھی۔

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا　　نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۱۱رفروری ۲۰۱۵ء

☆☆☆☆☆☆